السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہاں چند بیگھے زمین وقف ہے ،اس کی آمدنی کولوگ حسب مرضی جہاں چاہتے ہیں خرچ کرتے ہیں ۔ وہاں بعض ایسی مسجدیں ہیں جن کے لیےچھت اوراور فرض اور کنواں وغیرہ کی سخت ضرورت ہے ۔ کیااس کی آمدنی سے مسجد کی چھت کی کنواں وغیرہ بنواسکتے ہیں ؟ اورقرآن شریف ،احادیث وشروحات وتفاسیر عوام کے فائدے کےلیے خرید سکتے ہیں ؟ یا اس کو مدرسین کی تنخواہ وطلباء کی امداد میں صرف کرسکتے ہیں یاراستہ میں پل کی تعمیر یااس کی مرمت کراسکتے ہیں اورکیااس زمین کوبیچ کرقیمت سے مسجد تعمیر کی جاسکتی ہے ؟

اسی طرح زکوۃ وفطرہ، عشرآج کل کہاں خرچ کیا جائے ؟ کیوں کہ مشکل سے اس کے مصارف ثمانیہ میں سے ایک دوملتے ہیں اس مال سے مسجد کی مرمت اورمدرسین وطلباء کی امداد کی جاسکتی ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگراس زمین کے وقف کرنے والے نے بوقت وقف اس زمین مقوفہ کی آمدنی کے متعلق یہ تصریح اورتعین کردی تھی کہ فلاں فلاں جگہ خرچ کی جایا کرے ، تواس کی شرط اورتصریح کی رعایت ضروری اورلازم ہے ۔ یعنی : اس کی آمدنی کی معین کردہ جگھوں کے علاوہ کسی اورجگہ نہ خرچ کی جائے ۔ اوراگر تصرف کی تعیین نہیں کی تھی صرف اتنا کہہ دیا تھاکہ اس کونیک کاموں میں خرچ کیا جائے تواس صورت میں اس کی آمدنی کومسجد اورکنواں اورپل کی تعمیر اورمدرسین اورطلباء کے وظائف اورعوام کے فائدے کےلیے کتب دینیہ کے خرید پرخرچ کیا جاسکتا ہے بصورت تعیین مصرف واقف کی شرط اورتصریح کی مخالفت جائزنہیں ،کمافی المعنی .

اس موقوفہ زمین کوفروخت کرنا جائزنہیں ۔ آنحضرت ﷺ نے وقف عمر کے متعلق فرمایا ''لایباع ،، الخ (البخاری : کتاب الشروط، باب الشروط فی الوقف 185/3 ومسلم : کتاب الوصیة، باب الوقف (1738)3/1255.) إلا إذا تعطلت وجوه منافعها عشرہ وزکوۃ کے مصارف قرآن میں منصوص ہیں جن میں سے اس زمانہ میں بھی ہندوستان کے اندرکئی مصرف پائے جاتے ہیں فقراء ، مساکین، عاملین علیھا (بشرطیکہ کسی صحیح نظام کے ماتحت سرداد کے حکم سے جمع اوروصول کرنے والے موجودہوں) مؤلفة القلوب ، غارمین ،ابن السبیل موجودہیں ۔ تعجب ہے آپ کو یہ کھلے ہوئے مصارف نظر نہیں آتے ۔ زکوۃ کاجواوساخ الناس ہے مسجد کی تعمیر اورمرمت پرخرچ کرنا قطعاناجائزہے ،میرے نزدیک مدارس دینیہ اوران کے مدرسین کوفی سبیل اللہ یا العاملین کے اندرداخل ہونے میں کلام وتردد ہے ۔ غریب طلباء پران کی مسکنت وغربت کی وجہ سے عشر،زکوۃ،صدقہ فطر،چرم قربانی کی رقوم خرچ کرنی بلاشبہ جائزہے ۔(مصباح بستی)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 192

محدث فتویٰ